رفقاء کی نیک فطرت، حق کی پہچان اور قربانی کرنے کی تڑپ، نیز حضرت مسیح موعود سے فدائیت اور اخلاص کے ایمان افروز واقعات

ہر احمدی کو نمازوں کی طرف دوڑ کر جانے اور ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہئے

انسانی فطرت ہے کہ وہ کسی کا ہونا چاہتا ہے بہترین طریقہ کسی کا ہونے کا یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 7/ اگست 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7/ اگست 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب ہم رفقاء حضرت مسیح موعود کے واقعات پڑھتے ہیں تو ان کی نیک فطرت، صداقت کی پہچان کے لئے تڑپ، ان کی جان، مال قربان کرنے کے لئے تڑپ اور کوشش اور ان کے حضرت مسیح موعود سے عشق و محبت کے اپنے اپنے ذوق اور سمجھ کے مطابق معیار اور اس کا اظہار نظر آتا ہے۔ ہر ایک کا اپنا انداز تھا اور ان کو دیکھنے والوں اور ان سے قریبی تعلق رکھنے والوں نے بھی ان رفقاء کے ہر انداز اور اخلاق و کردار سے اپنے اپنے رنگ میں نصیحت حاصل کی یا بعض باتوں سے نتائج اخذ کئے۔ حضرت مصلح موعود جو خود بھی رفقاء حضرت مسیح موعود میں سے تھے اور تقریباً تمام رفقاء یا جن کے واقعات آپ بیان فرماتے ہیں ان سے آپ کا ذاتی تعلق بھی تھا۔ آپ جب رفقاء کے حوالے سے بات کرتے ہیں اور ان سے نتائج اخذ کر کے نصیحت کرتے ہیں تو ان نصائح کا دل پر ایک خاص اثر بھی ہوتا ہے۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ رفقاء کے حضرت مسیح موعود سے عشق، محبت اور فدائیت کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے، جن میں حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی بیعت کا واقعہ پیش فرمایا اور اس غلط تصور کا رد فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے مرسلین اور اولیاء کا وجود عام انسانوں کی طرح ہوتا ہے اور ان کو عام انسانوں پر فضیلت نہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں انبیاء کا وجود بھی ایک بارش ہوتا ہے، وہ اعلیٰ درجہ کا روشن وجود ہوتا ہے، خوبیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہ سمجھ لینا کہ وہ عام انسانوں کی طرح ہوتے ہیں، یہ ظلم ہے۔ انبیاء اور اولیاء سے محبت رکھنے سے ایمانی قوت بڑھتی ہے۔ ان کے آنے سے زمین سرسبز و شاداب ہوتی ہے۔ پس روحانی سرسبزی کے لئے الہام کا جاری رہنا بھی ضروری ہے۔ پھر حضور انور نے حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کے اخلاص اور مالی قربانی کے جذبے کا واقعہ بیان فرمایا۔ حضور انور نے منگل کے دن کو منحوس کہنے والی روایت کی وضاحت پیش فرمائی۔ اور فرمایا کہ ایسی کوئی بات نہیں، خدا تعالیٰ نے خود تمام دنوں کو بابرکت کیا ہے اور تمام دنوں میں اپنی صفات کا اظہار کیا ہے۔ علاوہ ازیں حضور انور نے حافظ محمد صاحب جو پشاور کے رہنے والے تھے، کی عاجزی کا ایک واقعہ بھی بیان فرمایا اور فرمایا کہ مومن کو اپنے آپ پر حسن ظنی کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو لباس کو زینت قرار دیا ہے لیکن یہاں یورپ میں ہمیں ننگ ہی ننگ نظر آتا ہے اور ہم معاشرے میں دیکھتے ہیں کہ عریانی کو فیشن سمجھ لیا گیا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یورپ کے رہنے والے ایک ماہر فن کی جسموں کی نمائش کے حوالے سے رائے بڑی وزن دار اور بڑی معقول ہے۔ فرمایا کہ اسی طرح مرد بھی اپنے عجیب حلیے بنا لیتے ہیں اور لباس پہنتے ہیں جن سے ان کا وقار بھی ضائع ہوتا ہے اور بدصورتی بھی نمایاں ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ معاشرہ مجموعی طور پر بد اخلاقی اور گراوٹ کا شکار ہوتا چلا جا رہا ہے۔ فرمایا کہ پس یاد رکھنا چاہئے کہ خوبصورتی کی پہچان عریانی یا ظاہری حالت نہیں بلکہ کچھ اور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اگر بعض برائیوں کو ڈھانپنے کے لئے لباس کا حکم دیا ہے تو وہ اس لئے کہ کچھ نہ کچھ انسان کی زینت بنی رہے مگر انسان اس سے دور ہٹتا چلا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ اکیلا نہیں رہ سکتا، اس نے کہیں نہ کہیں اپنا تعلق جوڑنا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر خدا تعالیٰ پر ہمیں یقین ہو اور اگر خدا تعالیٰ ہمیں مل سکتا ہو تو پھر قطعی اور یقینی طور پر انسان کہہ سکتا ہے کہ اس کے بعد مجھے کسی اور کی کیا ضرورت ہے۔ انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ یا تو وہ کسی کا ہو کر رہنا چاہتا ہے یا کسی کو اپنا بنا کر رکھنا چاہتا ہے۔ اور سب سے بہترین طریقہ کسی کا ہونے کا یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اور اس کے لئے کوشش کرے۔ پھر حضرت مصلح موعود نے عشق کے معیار اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کی مثال بیان فرمائی۔ آپ نے ایک شخص جس کا نام محمد یار تھا جس کو حضرت مسیح موعود سے جنون کی حد تک عشق تھا، کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ مجلس میں بیٹھے اپنے محبوب کا غیر ارادی طور پر ہلنے والے ہاتھ کو اپنے قریب بلانے کا اشارہ سمجھتا اور حضرت مسیح موعود کے قریب آ کر بیٹھ جاتا، فرمایا ہم خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن اس کی طرف سے واضح اعلان کے باوجود کہ نماز کی طرف اور فلاح کی طرف آؤ۔ نہ نمازوں کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں، نہ جمعوں پر باقاعدگی سے جاتے ہیں۔ پس اس طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے واضح بلاوے پر لبیک کہتے ہوئے اس مجذوب یا عاشق کی طرح پھلانگ کر آگے آنا چاہئے اور نمازوں سے بیوت الذکر کو آباد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری نمازوں کی حفاظت اور ادائیگی کے حق ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین